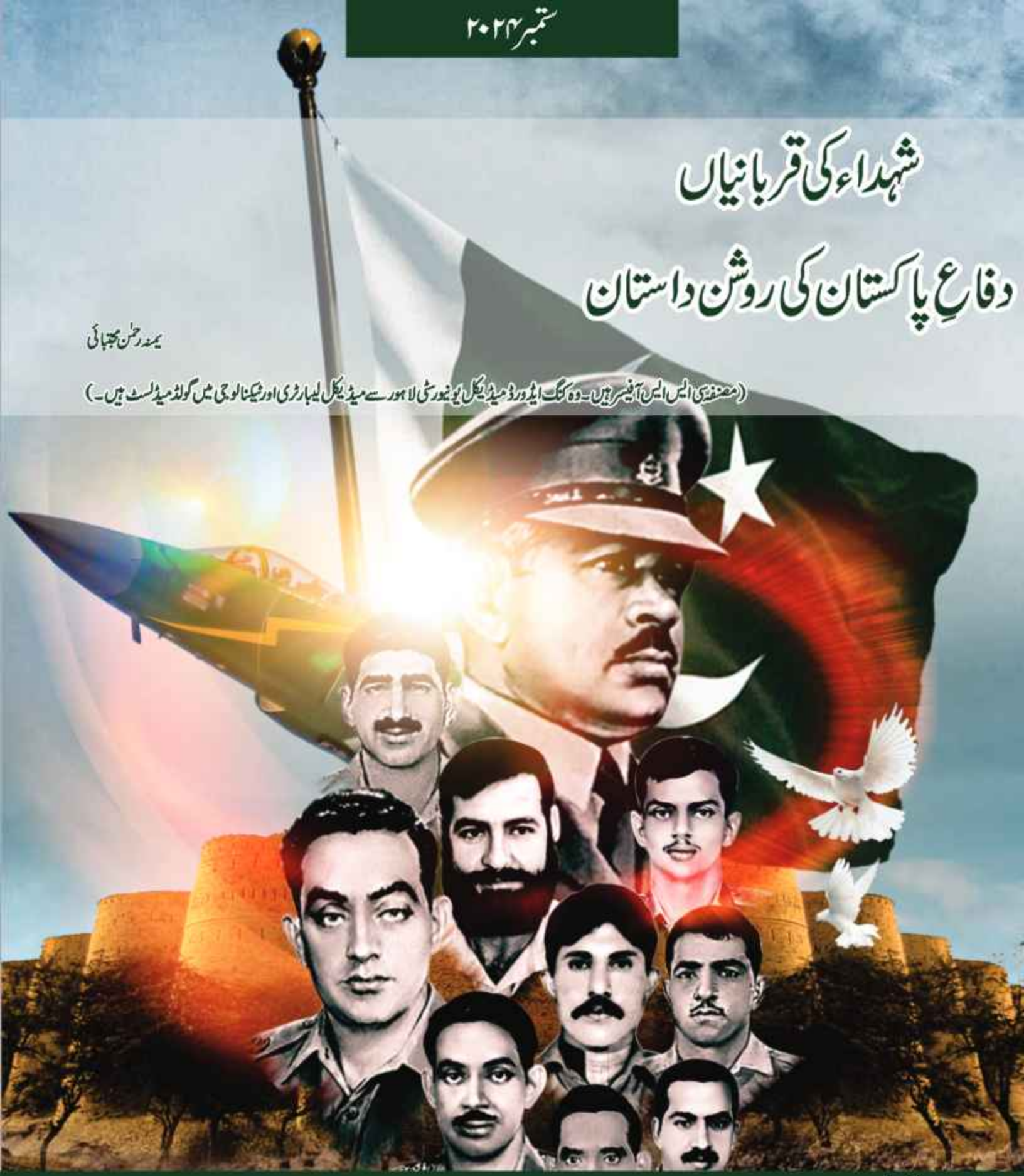
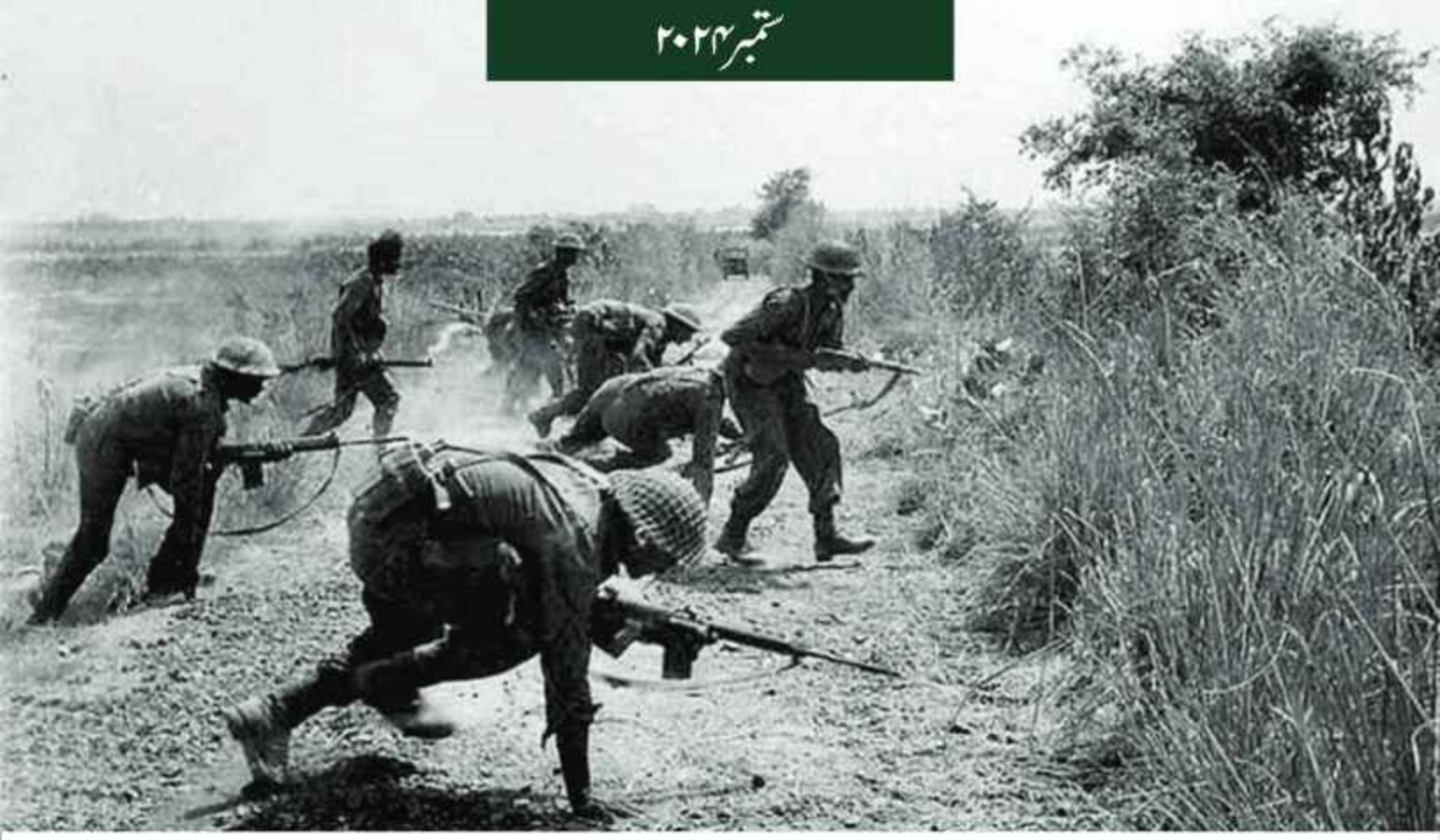
شہداء کی قربانیاں
دفاعِ پاکستان کی روشن داستان

یمنہ رحمٰن مجتبائی

(مصنفہ ڈی ایس ایس آفیسر ہیں۔ وہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور سے میڈیکل لیبارٹری اور ٹیکنالوجی میں گولڈ میڈلسٹ ہیں۔)



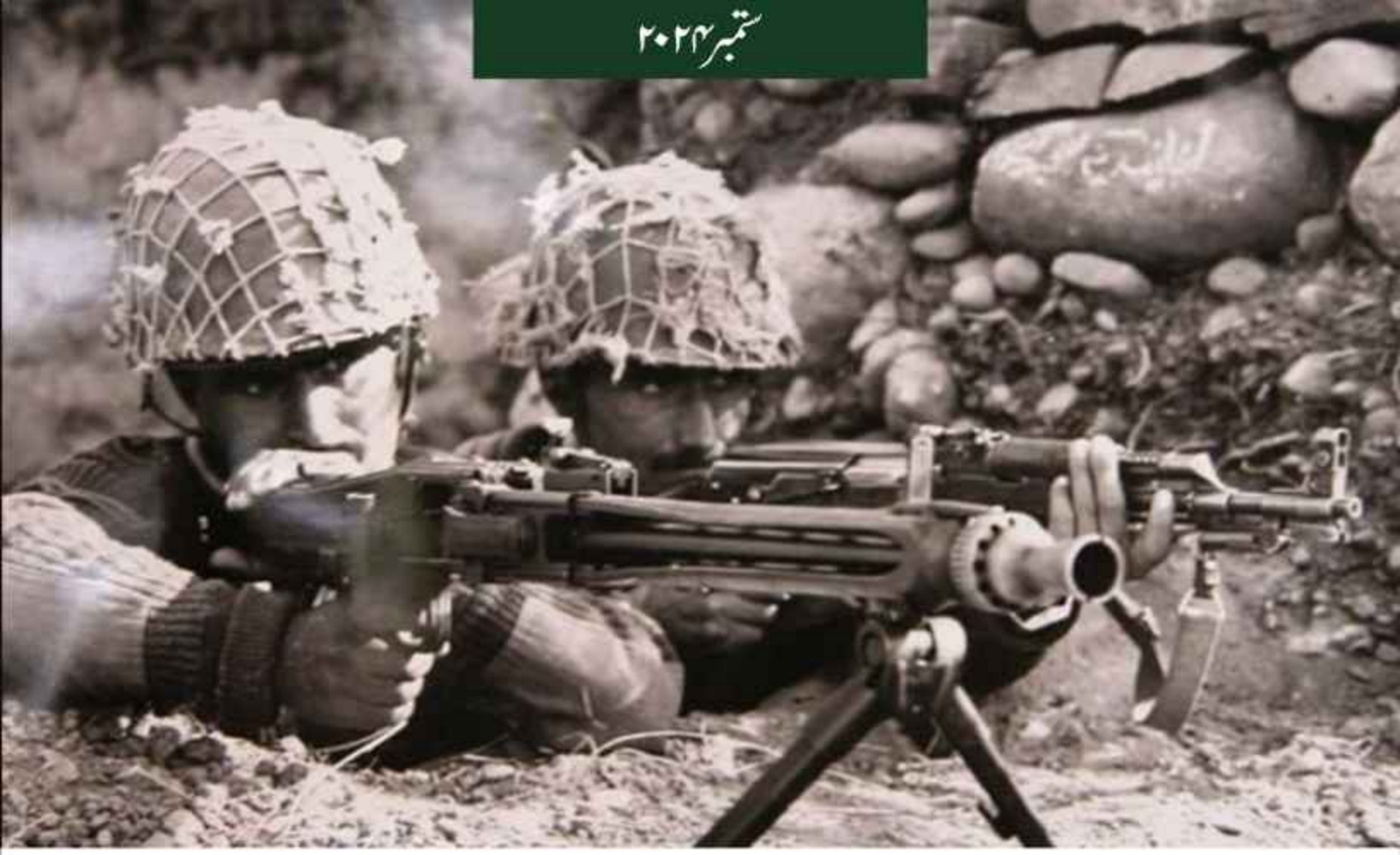


شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
لہو جو ہے شہید کا وہ قوم کی زکوۃ ہے

چھ ستمبر کو ہر سال پاکستان کی عسکری و سیاسی قیادت کے ساتھ ساتھ پاکستان کی حب الوطن عوام بھی "یوم دفاع" کے طور پر مناتی ہے۔ قیام پاکستان کے ۱۸ سال بعد چھ ستمبر ۱۹۶۵ کو پاکستان کی تینوں جان نثار افواج نے عظیم جرآت اور بہادری کا مظاہرہ کیا۔ جہاں دشمن ملک کے افواج کے دانت کھٹے ہوئے وہی ہماری پاک فوج کے جانثار شہادت کے رتبے پر فائز ہوئے۔ ہر سال "یوم دفاع" انہی بہادر شہداء کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے منایا جاتا ہے۔

پس منظر کی اگر بات کریں تو بھارتی فوج نے ۵ اور ۶ ستمبر کی درمیانی شب، اپنی روایت کے مطابق بزدلی اور مکاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلے سیالکوٹ سیکٹر اور پھر لاہور پر حملہ کیا۔ پاکستان کی غیور افواج نے اپنی سرزمین کی حفاظت کرنے کے لیے فوراً سے پہلے بھرپور مقابلہ کیا۔ ملک کے پہرے داروں نے نہ صرف دشمن فوج کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملایا بلکہ عظیم جرآت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی جانوں کا نظرانہ بھی پیش کیا۔ اس طرح بھارت کی غیر اعلانیہ جنگ کا بھرپور جواب دیتے ہوئے ہر محاذ پر دشمن کو شکست دی۔

شجاعت کے رتبے کی اگر بات کی جائے تو جہاں اسلام میں اس کا اعلی اور مقدس مقام ہے وہیں پاکستان کی تاریخ اور سلامتی میں بھی اس کا اہم کردار ہے۔ یہ ہمارے شہداء کے قربانیاں ہی ہیں جو ہمارے ملک کے وجود، سلامتی اور بقا کا باعث ہیں۔ انہی جانباز اور جذبہء شجاعت کے حامل سپہ سالاروں کا ہم پر احسان ہے کہ پاکستان آج ایک ناقابل تسخیر ملک بن کر دنیا کے نقشے پر قائم دائم ہے۔



اگر پاکستان کی مسلح افواج کی قربانیوں کا تذکرہ کیا جائے تو یہ بات روزِ اول کی طرح عیاں ہے کہ پاک فضائیہ، پاک فوج اور پاک بحریہ نے مل کر مقابلہ کیا اور دشمن کے حوصلے پست کیے۔ لاہور کا محاذ ایک تاریخی مقام کی حیثیت رکھتا ہے رات کے اندھیرے میں بزدل دشمن نے لاہور کے نواح میں تین مختلف مقامات پر وطنِ عظیم کی سرحد پر حملہ کیا۔ یکے بعد دیگرے ۷ دنوں کے اندر دشمن ملک نے ۱۳ بڑے حملے کیے مگر ہمارے ملک کی جانباز فوج نے لاہور کو ناقابل تسخیر ثابت کیا۔ میجر عزیز بھٹی کے ساتھ دیگر شہداء نے اس معرکے میں بہادری اور شجاعت کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ پاک فوج کے اِن عظیم شہداء کی داستانیں آج بھی زبانِ زدِ عام ہیں۔

میجر عزیز بھٹی کے ساتھ دیگر شہداء نے اس معرکے میں بہادری اور شجاعت کی اعلیٰ مثال قائم کی۔

لاہور کے علاوہ چونڈہ، جموں اور سیالکوٹ کے محاذ پر بھی پاک فوج نے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ چونڈہ کا مقام اس بات کا گواہ ہے کہ شہید میجر مسعود اختر کیانی نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر ملک کی سرزمین کو ناپاک ہونے سے بچایا۔ ایک اندازے کے مطابق ۶۰۰ ٹینکوں کی یلغار کا مقابلہ ہماری فوج نے سیسہ پلائی دیوار کی طرح کیا، اسی طرح ہمارے غازیوں نے بھارت کی توپوں ٹینکوں اور اسلحے پر بھی قبضہ کیا۔

مزید برآں ۱۹۶۵ کی جنگ دونوں ممالک کے درمیان پہلی باقاعدہ فضائیہ جنگ بھی تھی۔ اگرچہ بھارت کو فضائی برتری حاصل تھی لیکن پاک فضائیہ کے طیارے ٹیکنالوجی کے لحاظ سے بھارت کے مقابلے میں زیادہ جدید تھے۔ بھارت کی عددی برتری کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جنگ کے وقت بھارت کے ۲۸ لڑاکا سکواڈن تھے جبکہ پاکستان کے پاس یہ تعداد ۱۱ کی تھی۔ اس کے باوجود پاک فضائیہ نے دو دن

میں دشمن ملک کے ۳۵ طیارے تباہ کیے۔ مزید یہ کہ پاک فضائیہ کے جانباز سکواڈن لیڈر ایم ایم عالم نے ۳۰ سیکنڈ میں دشمن کے پانچ طیارے گرا کر نہ صرف دشمن کا گھمنڈ خاک میں ملایا بلکہ ایک تاریخ بھی رقم کی۔ اسی طرح مختلف فضائی حملوں میں پاک فضائیہ نے دشمن کے ۱۳ طیارے تباہ کیے حتیٰ کہ مشرقی بھارت میں گھس کر پاک فضائیہ کے نوجوانوں نے بھارت کے چار دوسرے جہاز زمین پر تباہ کیے۔ اسی طرح پاک بحریہ کے نوجوانوں نے بھی دشمن کو سمندر میں بے بس کیا۔ منوڑہ کراچی پر پاک بحریہ نے دشمن کے تین طیارے تباہ کیے۔

یہ کہنا بالکل غلط نہ ہوگا کہ جنگ کے آغاز کے بعد سے ہی ہر آنے والا دن بھارتی افواج کے لیے ذلت کا دن ثابت ہوا۔ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ سے لے کر ۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ تک ۱۷ دن جاری رہنے والی اس جنگ میں بھارت کو تاریخی شکست کا سامنا کرنا پڑا اور پاک افواج کے شہداء نے تاریخ کے پنوں پر اپنا نام سنہری حروف میں رقم کیا یہاں تک کہ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق سارے محاذوں پر جنگ بندی کر دی گئی۔



پاک فضائیہ کے جانباز سکواڈن لیڈر ایم ایم عالم نے ۳۰ سیکنڈ میں دشمن کے پانچ طیارے گرا کر نہ صرف دشمن کا گھمنڈ خاک میں ملایا بلکہ ایک تاریخ بھی رقم کی۔

چھ ستمبر دفاع پاکستان کی ایک روشن داستان کے طور پر ہر سال منایا جاتا ہے۔ پاک افواج کے شہداء کی قربانیوں کا یہ نتیجہ ہے کہ پاکستان کی جیت کا اعتراف بھارتی فوج کے اعلیٰ افسران بھی کرتے ہیں۔ ایئر مارشل بھارت کمار جو کہ بھارتی فورس کے ایک ریٹائرڈ افسر ہیں اپنی کتاب "دی ڈیولز آف دی ہمالین ایگل دی فرسٹ انڈو پاک وار" میں اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ۱۹۶۵ کی جنگ میں بھارت کو شکست کا سامنا کرنا اور پاکستان نے صرف دو دنوں کے اندر بھارت کے تقریباً ۳۵ طیارے تباہ

کیے۔صرف یہی نہیں "ٹائمز آف انڈیا" جو کہ بھارت کا ایک مشہور و معروف اخبار ہے ، اس میں بھی ایک رپورٹ شائع کی گئی جس میں اس بات کا دعوی کیا گیا کہ بھارتی وزارتِ دفاع کے ریکارڈ میں اس پہلو کو تسلیم کیا گیا ہے کہ ۱۹۶۵ کی جنگ میں بھارت کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

ان تمام کامیابیوں کا سہرا ہمارے شہداء کے سر پر جاتا ہے۔ پاکستان پر یہ اللہ کا خاص احسان ہے کہ مادرِ وطن کی سرزمین ہمارے شہداء کے خون سے سرسبز و شاداب ہے۔ یہ ہماری عسکری قیادت کا جذبہ ایمانی ہے کہ اللہ نے ان کو شہادت کے عظیم رتبے پر نہ صرف فائز کیا بلکہ کامیابی سے بھی سرفراز کیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس بات کو باور کیا جائے کہ یہ ملک جو ہمیں وراثت میں ملا ہے یہ شہداء کی قربانیوں کا نتیجہ ہے اور ہمیں ان شہداء کی قربانیوں کو یاد رکھتے ہوئے ان کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے۔ ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کو اس بات سے روشناس کرنے کی ضرورت ہے کہ بوقتِ ضرورت اگر ہمیں اپنے وطن کے لیے جان بھی قربان کرنی پڑی تو ہم اس سے گریز نہیں کریں گے۔ مختصراً پاکستان کی تاریخ میں ۶ ستمبر کا دن ہمیشہ شہداء کی قربانیوں اور ان کی روشن داستانوں کی عظیم مثال کے طور پر منایا جاتا رہے گا۔ یہ دن ہمیں اس بات کی یاد دہانی کروائے گا کہ قوم کی آزادی اور سالمیت کے لیے ہم سب پر فرض ہے کہ ہم قومی اور ملکی مفادات کو اپنے مفادات پر ترجیح دیں۔ آیئے آج ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم سب مل کر اس ملک کی بھلائی، ترقی اور سالمیت کے لیے مل جل کر ایمانداری سے کام کریں گے۔

